سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ... المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر ... اذلہ

BADR — QADIAN

بدر

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین صمہ

قادیان میں سے

قیمت از غربا

جلد

نمبر ۱۷

۲۶ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

افریقہ صمہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
نزد ما کفر است و خسران و تباب
آن نماز خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن معدوس خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... للعہ
عام قیمت پیشگی ... ... للعہ
مابعد ... ... صمہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کر ینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد ازاں نہیں مل سکیگا - رسید نہ اخبار میں دیجاویگی - البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے -

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی قادیانی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت کی

مشنری طرزِ تہذیب

ولایت کے رسالہ انٹر نیشنل ایبت اور فریڈی میں ایک صاحب مسٹر گیش نامی اس طرز کو بالآخر کچھ مضمون میں ظاہر کر دیا ہے۔ جبکہ عیسائی تو[illegible] جنوبی افریقہ کے "دیسیوں" کو مہذب بنانے کے واسطے [illegible] تیار کرتی ہیں۔ وہ صاحب لکھتے ہیں۔

دیسی [illegible] میں تعدد ازدواج کی اجازت ہے لہذا مذہب اور اخلاق [illegible] اون پر حملہ آور ہونا چاہئیے پھر دیسی طرز زمینداری [illegible] آسان کر دیتا ہے کہ لوگ مزدوری کرنے پر مجبور نہیں [illegible] جاسکتے۔ لہذا اقتصادی خاطر اون پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ پھر دیسی محکمہ جات قوم کے استحکام کا باعث ہوسکتے [illegible] سے گوری قوم کی سلامتی کو خطرہ ہے لہذا پولیٹیکل [illegible] ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ چونکہ دیسی لوگ جن [illegible] کے ماننے والے ہوتے ہیں اس واسطے [illegible] کی خاطر اون پر حملہ آور ہونا چاہیئے اور ہم ان دیسیوں کے سامنے اپنی سلطنت میں ایک اونے امتقام اور [illegible] اخلاقی حالت اور مذہب عیسوی پیش کرتے ہیں دیسیوں [illegible] کی جو کوشش ہماری طرف سے ہے اوس کا نتیجہ جنوبی افریقہ کے دیسی باشندوں (عیسائی) کی رہائش میں دیکھنا چاہیئے۔ وہ رہائش کیسی ہے۔ ایک خراب حال [illegible] گھاس اور پھوس کی بہت پڑی ہوئی ہے [illegible] مفلسی کے باعث ٹوٹی پھوٹی اور بد اخلاقی [illegible] گری ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ جبکہ افریقہ میں گورن[illegible] کو کالا [illegible] ضرورت ہو تو ہمیں بجائے غیر مہذب دیسی عورت کے ایک مشن کی لڑکی مل جاتی ہے۔"

[illegible] کے ایڈیٹر صاحب ہم پر بہت خفا ہوے [illegible] دیسی عیسائیوں کو قابل رحم غریب اور بیچارے کیون [illegible] ہوگی۔ مگر مذکورہ بالا بیان تو ایک [illegible] اس واسطے امید ہے کہ وہ [illegible] خود ہی رحم [illegible] مذکورہ بالا [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ پادریون کی [illegible] میں بخیر نہیں۔ وہ صرف

اس امر کے خواہشمند ہیں کہ وقت ضرورت مشن کیونڈ میں سے مہذب مسٹریس ملجائے۔ ایخدا! تو وہ بیدینوں پر رحم کر اور اونکی انکھیں کھول کہ وہ تیرے حقیقی نور کو پہچانیں۔ آمین۔

پولیٹیکل بھیڑیئے مشنری بھیڑون کے بھیس میں

پادری سیسل صاحب ملک چین سے والیس ولایت پہونچگئے ہیں۔ لیورپول کی ایک مجلس میں انہوں نے بیان فرمایا کہ اگر چین مادیت کیطرف بڑہا تو ہماری تجارت کیواسطے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاویگا۔ اس پر اخبار فری تھنکر (مورخہ ۸ مارچ) لکھتا ہے کہ پادری صاحب تو چاہتے ہیں کہ چینی عیسائی بن جاویں کیونکہ اون کو فتح کرنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔

مشنری لوگ جو بظاہر دین اور تہذیب پھیلانے کیواسطے ملکون کو جاتے ہیں اندر ہی اندر ایسی پولیٹیکل پیچیدگیان پیدا کر دیتے ہیں کہ جس ملک میں جاگزین ہوتے ہیں وہان کی سلطنت کو تباہ کر کے ہی چھوڑتے ہیں جیساکہ قدیم زمانہ میں فری میسن لوگ خفیہ کمیٹیان کر کے سلطنتون کو برباد کر دیتے تھے ایسا ہی ان مشنریون کو بھی ایک رنگ کا فری میسن کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک اجنبی علاقے میں چلے جاتے ہیں خود پہلے لوگون کو چھیڑتے ہیں وہان کی قوم کے بزرگون کے برخلاف دریدہ دہنی کر کے قوم میں ایک مخالفانہ جوش پیدا کر دیتے ہیں جس سے دیسی لوگ تنگ آ کر آمادہ بہ جنگ ہو جاتے ہیں اور جب ایک آدھ مشنری اپنی کرتوتون کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے تو یورپ کے عیسائی بادشاہ وہان کے دیسی حاکم کا گلا دبانے کے واسطے آموجود ہوتے ہیں افسوس ہے اس مذہب پر جس کے پھیلانے کیواسطے ایسے ناجائز طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

چین پر حملہ کرنے کیواسطے دس ہزار اشرفی درکار ہے

لندن کا ہفتہ وار اخبار فری تھنکر اپنے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہمیں پادریون کا ایک پرائیویٹ اشتہار ملا ہے جسمین لکھا ہے کہ اگر دس ہزار اشرفی مل جائے تو چین مسیح کی بن جائے۔ پادری لوگون نے کوئی تجویز نکالی ہے۔ جس سے چین کو عیسائی بنانے کی راہ پیدا ہوئی ہے اور اوس کیواسطے دس ہزار اشرفی چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ اشتہار غالباً اس واسطے شائع کیا ہوگا کہ نادان عورتیں اور جاہل مرد جو بہشت جانیوالے ہوں وہ پڑھے لکھے لوگون کے سمجھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر پادریون کو اون کے منصوبہ میں نامراد نہ کریں۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم

الٰہی تو خدائے دو جہاں ہے — خدائی تیری عالم میں عیاں ہے
پرندے میں چرندے میں بشر میں — چمن ہے بلبلِ خوش داستاں ہے
بہارِ باغ ہے نرگس ہے گل ہے — نسیمِ صبح ہے اور بوستاں ہے
طرحداریٔ معشوقاں دل جو — رخِ زیبائے خوبانِ جہاں ہے
شبِ دیجور و شامِ انتظاری — دلِ بیتاب ہے آہ و فغاں ہے
سحر ہے شام ہے اور روز و شب ہے — ہوا ہے ابر ہے برقِ تپاں ہے
بیاباں اور سمومِ آتش افشاں — ساگر ہیں اور دریائے رواں ہے
قمر ہے مہر ہے اور مشتری ہے — عطارد ہے زحل ہے کہکشاں ہے
غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے — زمیں ہے آسماں ہے لامکاں ہے
زبانِ حال سے سب کہہ رہے ہیں — کہ تو ہی خالقِ کون و مکاں ہے
تری قدرت [illegible] — نہاں تو ہے اور سب میں عیاں ہے

بشر سے کب ہوا حمد خدا کا
بھلا میں کیا ہوں میرا حوصلہ کیا

ہر اک تعریف کے قابل خدا ہے — سزاوار ثنا پھر مصطفےٰ ہے
محمد شافعِ روزِ جزا ہے — خدا کا [illegible] ہے
محمد وہ ہے جس کا نام نامی — ہر اک درد و مصیبت کی دوا ہے
نہ ہے اور نہ ہو گا اس کا ہمسر — وہ افسر سب کا محبوبِ خدا ہے
مری آنکھیں ہوں اور پائے محمد — دلِ بیتاب کا یہ مدعا ہے
[illegible] — مشرف کی جو خاکِ کفشِ پا ہے
جو اس کے دوست ہیں اور ہیں ہر اک — مرا ہادی ہے میرا پیشوا ہے
ابوبکر و عمر عثماں و حیدر — ہر اک انہیں سے میرا مقتدا ہے
محمد کا ہے خادم میرا آقا — مسیحا اور ختم الاولیا ہے
تمام احمد ہے اوس کا نام نامی — وہ مشہورِ خلائق میرزا ہے

مسیحائے زماں مہدیٔ دوراں
انہیں سے ہے کساں و خستہ حالاں

یہ سب فیضِ مسیحائے زمن ہے — میسر اب جو لطفِ انجمن ہے
یہ ہے وہ انجمن تشحیذِ اذہاں — ثنا خواں جس کا ہر شیریں سخن ہے
کھلے کیا کیا ہیں گلہائے معانی — یہ علم و فیض کا گویا چمن ہے
اراکیں اس کے سب خوش خلق و خوشخو — نہ ابرو خم نہ ماتھا پُرشکن ہے
بناوٹ ہے نہ ہے ان میں تکلف — ہر اک کی بات میں اک سادہ پن ہے
وہ ہے رشکِ فلاطوں رشکِ لقماں[1] — جو اس مجلس کا صدرِ انجمن ہے

[1] حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضؓ

میاں صاحب[2] کی ہر اک بات گویا — شکر ہے پھول ہے دُرِّ عدن ہے
یہاں باقی ہے راحت روحِ انساں — یہاں ہر بات رشکِ نسترن ہے
یہاں موجود ہیں اس وقت جو جو — ہر اک پہ فضلِ ربِ ذوالمنن ہے
ذرا ہشیار اے اربابِ مجلس — تمہیں سے اب مرا روئے سخن ہے
بہت ڈرتا ہوں میں کہتا ہوا بھی — کہ سچی بات کا سننا کٹھن ہے

ذرا بتلاؤ تو اے نوجوانو!
مرے اے بھائیو اے مہربانو!

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی — جہاں میں کس سے کیا کیا کی بھلائی
بتاؤ تو سہی راہِ خدا میں — مصیبت تم میں کس کس نے اٹھائی
کبھی تبلیغ بھی کی دوستوں کو — کوئی حق بات بھی ان کو بتائی
بتاؤ کس قدر کی خرچ تم نے — خدا کی راہ میں اپنی کمائی
مقدم دین کو دنیا پہ رکھ کر — متاعِ حرص و نفس بھی لٹائی
بجائے خود ہر اک اب دل میں سوچے — کہ دل میں اس کے ہے کتنی صفائی
ہوا و حرص و خود رائی و نخوت — تن آسانی و غیظ و کبریائی
بُری سب عادتیں مٹ بھی گئی ہیں — کبھی کچھ غیرتِ دیں بھی دکھائی
تعجب ہے بہت ان غفلتوں پر — کہیں کرنا نہ اپنی جگ ہنسائی
بھلا کب چین آسکتا ہے اوس کو — مخالف جس کی ہو ساری خدائی
بس اب اٹھو ذرا ہمت دکھاؤ — بہت کچھ ہو چکی بے اعتنائی

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤ گے تم
اسے کھویا تو پھر پچھتاؤ گے تم

جو سب سکتے ہیں کام اپنی زباں سے — اثر جو ڈال سکتے ہیں بیاں سے
وہ اٹھیں واسطے تبلیغ دیں کے — اجازت لے کے مہدیٔ زماں سے
ذرا مردانگی کی داد دیں کچھ — دعائیں مانگ کر اللہ میاں سے
مقابل ہو تو لیں شیطاں کے سر کی — خبر لاحول کے گرزِ گراں سے
پھر توبہ کی استغفار کا خود — زرہ چوکس دلائل کی سناں سے
دعا ہو ساتھ اوس کے دردِ دل کا — مسلح ہوں وہ اس تیر و کماں سے
نہ جھجکیں اور کر دیں بے تامل — جدا باطل کا سر تیغِ زباں سے
جنیؤ کا لگائیں ہاتھ ایسا — اڑے گردن گریبانِ بیاں سے
جو ہیں اس پہلوانی میں ادھورے — تو آکر سیکھ جائیں وہ یہاں سے
غلامانِ مسیحا میں اک استاد — یہاں پیدا ہوا ہے رستم پہلواں سے
لرزتے نام سے اس کے ہیں دشمن — ہیں اوس کی طاقتیں باہر بیاں سے

اوسی کا نام نامی نورِ دیں ہے
نظیر اوس کا زمانہ میں نہیں ہے

یہ بے پروائی و غفلت کہاں تک — کرو جو ہو سکے کوشش جہاں تک
مزا تو جب ہے کہ وہ ہمت دکھاؤ — کرے تحسین مسیحائے زماں تک
اٹھاؤ چند روزہ رنج و سختی — پہنچتا ہے جو عیشِ جاوداں تک

[2] حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

کرو جی توڑ کر کوشش تم ایسی
چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
دکھا دو ہمت مردانہ اپنی
مٹا دو کفر کا نام و نشان تک
مصیبت مین دکھاؤ ضبط ایسا
نہ آئے اُف بھی اک دل سے زبان تک
قلم بھی اور قدم بھی اور درم بھی
لگا دو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نمونہ تم ہو اصحاب نبی کا
نہ آئے بزدلی وہم و گمان تک
دعاؤن کی بھی کچھ طاقت دکھاؤ
ہلا ڈالو زمین کیا آسمان تک
سنا دو غیر کو بھی بات حق کی
نہ رکھو اپنے ہی صحن مکان تک
تعجب ہے تمہاری کوششین گر
ہین محدود بزم دوستان تک

جہان مین ہو تمہارا خلق ایسا
کہ تم پہ دل عدو بھی دل سے شیدا

بُرا کوئی نہ ہو عادت تمہارا [illegible]
بُرون سے تم کرو ہرگز نہ یاری
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم
تمہارا خلق ہو باد بہاری
بچو اس سے بُری ہے بدگمانی
نہ سب سے چاہیئے بے اعتباری
یہی ہے مقتضائے احمدیت
مزاجون مین ہو اکثر انکساری
سوار اس کو [illegible] اپنا کہین تم
بناؤ نفس کو اپنی سواری
نہ رو داری مین بڑھ جاؤ زیادہ
نہ گہری فاسقون سے رکھو یاری
ڈرو دنیا کے کتون سے نہ ہرگز
بلا سے ہو کوئی گر ہفت ہزاری
رہو بے شکوہ ہر دم مستقل تم
دکھاؤ سختیون مین استواری
بہت سی ہین بلائین آنے والی
طلب ہر دم کرو امداد باری
سکھے دیتا ہون پچھتاؤ گے دیکھو
اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کرو تم

ہین تم مین جس قدر اب مال والے
وہ سارے چھوڑ دین حیلے حوالے
یہ ہے ہمت دکھانے کا زمانہ
جو چاہے حوصلے اپنے نکالے
کرے جو خرچ اب راہ خدا مین
خدا ہی سے وہ بس اوس کی جزا لے
نہ کچھ احسان رکھے بھائیون پر
ریا سے ہر عمل اپنا بچالے
تمہین اے منعمو! کچھ بھی خبر ہے
غریبون کو پڑے فاقون سے پالے
ذرا کچھ بھائیون کا غم بھی کھاؤ
یہ اپنے چھوڑ دو اب ترنوالے
ابھی تک تم کو فکر لعل و زر ہے
یہان تو پڑ گئے جانون کے لالے
نہین ہے بھائیون کے پاس گدڑی
مزے سے اوڑھتے ہو تم دوشالے
ذرا طول امل پہ خاک ڈالو
نکالو دل سے سب مکڑی کے جالے
دعاؤن سے نہ اب غافل رہو تم
کرو کچھ درد دل سے آہ و نالے
بلائین آنیوالی اب ہین جو جو
خدا ان سب سے ہم سبکو بچالے

خدا محفوظ رکھے ہمکو شر سے
ہر اک رنج و مصیبت کے ضرر سے

زیادہ طول دے اب تو نہ اکبر
یہ اپنی شعر خوانی مختصر کر
کہان تک یہ پریشان گوئی آخر
خدا کا خوف بھی مرد خدا کر

دعائین مانگنے کا وقت ہے یہ
اٹھا کر ہاتھ اب یون التجا کر
خداوندا ہمین دونون جہانین
فلاح و نصرت و عزت عطا کر
گناہون کے نہ پھٹکین پاس بھی ہم
نمازون مین ہمین لذت عطا کر
ہمین بےخوف کر خوف عدو سے
اگر ہو ڈر تو ہو دل مین ترا ڈر
بچالے آنیوالے زلزلے سے
جو ہوگا زلزلون مین سب سے بڑھکر
وبائین اور غلہ کی گرانی
نتائج ہین گناہون کے مقرر
تو اپنی شان غفاری دکھا دے
گناہون سے ہمارے درگذر کر
عزیز و اقربا مین جو ہمارے
تو اون پہ رحم کر اے رب اکبر
نہین تیرے سوا ملجاؤ ماوا
بتا اب اور جائین کس کے در پر

الٰہی ہر بلا سے تو بچالے
کہین آمین سارے سننے والے

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی تم قادیانی

مذکورہ بالا نظم برادرم اکبر نجیب آبادی نے انجمن تشحیذ الاذہان کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی۔ جزاہ اللہ جزاءً حسناً

نعت

(مرسلہ خاتون عصمت (گونیکی))

آہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء نہین بھولتا۔ کیا خوشگوار زمانہ تھا کیا نیک سمان تھا جبکہ ابھی امور خانہ داری کے یہ جھمیلے نہ تھے اور اس قدر تعشق دین سے تھا کہ سجدہ آٹھ پہر تڑپا کر دن اور رات گذرتے دل چاہتا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب مین ہو! اس زمانہ مین دل مین اس قدر درد پیدا ہو چلا تھا کہ مجھے کھانے کی بھی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیارے زمانہ کا ذکر ہے کہ مجھے ہر روز نہایت عمدہ خواب آتے رہتے اور سب دعائین مقبول ہوا کرتین۔ انہین دنون مین یہ شعر کہے تھے جو یونہی پڑے رہے یونہی آج خیال آگیا اسلئے بھیجتی ہون۔ والسلام

مین مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہون
مین مشتاق انوار نور خدا ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجھ کو خدارا
یہی عرض کرتی مین دل سے سدا ہون
مدینے مین مجھ کو بلا لیجئے گا
دل و جان سے آپ پر مین فدا ہون
مرا دل ہے بیزار پنجاب سے اب
تمہارے در پہ آئی مین مثل گدا ہون
جگر نار ہجرت سے جل بل گیا ہے
شب و روز کرتی مین آہ و بکا ہون
کہے میم احمدؐ کا عالم مین آکر
خدا کی مین رحمت کا چشمہ بنا ہون
قیامت کے دن آپ فرمائین گے یون
ادھر آؤ سب کو بچانے کھڑا ہون
ترے در پہ آئی ہے خاتون عصمت
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

الم اور اوم مین عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان مین اہل ہنود کی ایک تعلیم یافتہ جماعت کو اسبات کا خبط چڑہا ہے۔ کہ اپنی قومی سلطنت قائم کرین اور اوس کے لئے کئی مصنوعی بادشاہ اور اون کے مصنوعی تاج اور سلطنتین تجویز کرتے رہتے ہین۔ اسی طرح آریہ سماج کی جوشیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہوگیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی خوبیون کا منبع خواہ نخواہ وید کو ثابت کرین۔ اس لئے جہان کسی غیر زبان یا غیر کتاب کی کوئی خوبی اون کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اوسے وید سے نکال لینے کے درپے ہو جاتے ہین۔ وہ وید جو اس سے پیشتر تمام مخلوق پرستیون اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا ہے اور جس کی یادگارین باوجود جدّ و جہد کے مٹ نہ سکین۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا تنور اور تمام علوم سے معمور ثابت کرنے کی فکر مین ہین۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس عظیم الشان ادعا کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھتے ہین نہ ہی حق پسندون کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہین۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف دعوی سے ہی کوئی امر پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی اشیاء پر دست تصرف بڑہا کر چھین لینے کی کوشش کرتا۔ یہ داستان طویل ہے اور یہان صرف یہ دکہانا منظور ہے۔ کہ آجکل جو آریہ پرچارک الم کو اوم سے نکلا ہوا بتا رہے ہین۔ وہ کیسے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہین۔ یہ لوگ تشابہات اور استعارہ کی آڑ مین اپنا اُلّو سیدہا کرنے لگ جاتے ہین اور عام لوگون کو دہوکہ مین ڈال چاہتے ہین۔

اس کے لئے ضمناً ایک مرتبہ بدر مین کچہ عرض کر چکا ہون لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ زبانون کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے کمال جانفشانی سے بہم پہونچائے ہین۔ درج کر کے دکہا دیا جاوے کہ آریون کا یہ دعوے مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہین رکہتا۔

محققین فرماتے ہین۔ کہ زبانون کے بعض لفظون مین حروف و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت مین ایکدوسرے سے اصلاً تعلق نہین ہوتا۔ اس لئے پہلا قدم تحقیق کا یہ ہے۔ کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آوین تو اون کی ملتی ہوئی آواز اور یکسان شکل و تشابہات پر نہ بہولو۔ ہر ایک کے جوڑ بند کو کہولو۔ اور اون کی اصل کو ٹٹولو۔ اگر دونون ایک اصل پر جا پہونچین۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جُدا جُدا ہین تو جانو کہ کچہ رشتہ نہین۔ فقط تشابہت نے شبہ ڈالا تھا۔

اسبارہ مین پروفیسر آزاد نے ایک لطیفہ لکہا ہے وہ لکہتے ہین کہ مین کوکان مین چند اشخاص کے ساتہ بیٹہا تھا۔ ایک بڈہے نے کہا کہ تمہارے ملک مین بادشاہ کون ہے۔ مین نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجتا ہے اوس نے کہا کہ آخر او چہ نام دارد۔ مین نے کہا۔ کہ بعد چند سال عوض مے شود۔ البتہ بہ اعتبار عہدہ او را لاٹ میگویند ایک ترک نے کہا لاٹ چہ معنی دارد دوسرے نے کہا ہمان لات و منات است۔ یہ تو غیر ملک کے بے ہودہ گوؤن کا حال ہے لیکن ناظرین آریاؤن کی ... کا نمونہ بہی ملاحظہ فرمائین۔

مہاتما منشی رام جی گورنر گورو کل اپنی کتاب صبح امید مین ایک لطیفہ لکہتے ہین۔ کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے پر لکچر دے رہے تہے ایک مسلمان نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہین نکلی اونہون نے کہا کہ عربی مین مان کو کیا کہتے ہین اوس نے کہا کہ اُم۔ آریہ مہاشے نے کہا کہ سنسکرت مین مان کو ماتا کہتے ہین۔ تا دور کیا اور ما کو اُلٹ دیا۔ تو اُم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا گیا ہے کہ اگرچہ جہان مین اندہے ... ہون گے لیکن آریہ مہاشے سب کو سبقت لیگئے ہین۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکہنا چاہیئے۔ کہ کیا ان مدعیون کے پاس اپنے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچہ قواعد پائے جاتے ہین جن سے اس امر پر روشنی پڑ سکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسبارہ مین کوئی کتاب یا کوئی اصول اون کے ہاتہ مین نہین اس کے بعد یہ دیکہنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس اپنے کوئی اصول نہین تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے ادعا کی تائید کر سکتے ہین۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرماوین۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانون کو تین شجرون پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جداگانہ ثابت کی ہے۔

(ا) ایرین۔ اس کی شاخین۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فرنچ۔ جرمن۔ رُوسی وغیرہ ہین۔

(ب) شیٹمنک۔ اس کی شاخین۔ عربی۔ عبرانی کلدانی وغیرہ مین۔

(ج) تیورنین۔ اس کی شاخین تاتار۔ سیام۔ برما۔ پیگو وغیرہ کی بے علم اور بے قاعدہ زبانین ہین۔

اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی نوعیت مین ہی مغایرت ہے۔ تو پہر کسی لفظ کے لئے ہاتہ پاؤن مارنا کیسا فعل عبث ہے۔

(۲) جن زبانون مین تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکہی ہے کہ اختلاف آب و ہوا نے لب و لہجہ مین تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب المخارج حروف باہم بدل گئے جنکی جدول یہ ہے۔

۱۔ مخرج اوّل۔ ء ہ ح گلے کے نیچے سے نکلتے ہین۔
مخرج دوم (ب) خ غ۔ ان سے ذرا اُوپر کوّے کے پاس سے۔
مخرج سوم (ج) ق ک گ۔ کوّے کے اُوپر سے۔
مخرج چہارم۔ (د) ش ج چ ژ سے۔ وسط زبان اور تالو سے
مخرج پنجم۔ (س) ل ن ر ڑ۔ نوک زبان اور اوپر والے سامنے کے دانتون سے ملکر۔
مخرج ششم (س) ت ٹ د ڈ۔ نوک زبان اور اوپر والے دانتون کی جڑ سے مل کر۔
مخرج ہفتم۔ (ص) س ز۔ نوک زبان اور نیچے والے دانتون سے مل کر۔
مخرج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م و۔ دونون ہونٹون سے ملکر نکلتے ہین۔

۳۔ لام اور واؤ کی باہم تبدیلی نہین ہو سکتی کیونکہ قریب المخارج نہین ہین۔ لام زبان کی نوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے اور واؤ ہونٹون سے۔

۴۔ جب عربی زبان مین حرف واؤ موجود ہے تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہین ہو سکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حروف سے ہو سکتی ہے اونکی فہرست مین واؤ داخل نہین ہے۔

۶۔ واؤ کی تبدیلی ان حروف سے ہو سکتی ہے ب ف سے اس سے بہی ثابت ہے کہ واؤ لام سے نہین بدلتا۔

۷۔ الم اور اوم مین اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب بہی تغیر نہین ہو سکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ الم اور اوم مین اتحاد معنوی بہی نہین۔ الم انا اللہ اعلم کا مخفف ہے جسکے معنے ہین مین اللہ بہت جاننے والا ہون لیکن اوم کے معنے خواہ قدیم تفاسیر کے مطابق اس سے تین دیوتا مراد لئے جاوین خواہ اہنی رشیون کے قول کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

۱ - میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ - خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہوگئیں

۲۶ - اپریل ۱۹۰۸ء

بوقت چار بجے صبح

۱ - مباش ایمن از بازی روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یہب لمن یشاء اناثاً ویہب لمن یشاء الذکور - او یزوجہم ذکراناً واناثاً ویجعل من یشاء عقیماً - انہ علیم قدیر پر پڑھا - دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں - فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اس طرف بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دیگئیں - اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونو - اور پھر محی الدین ابن عربی کے اس مشہور کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توام پیدا ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا - یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایڈکی تعطیلات میں بجانب گوجرات - وزیرآباد - جموں - سیالکوٹ ہوا - کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا جسمیں پانچ ہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۲۷ - اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے - مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو - چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں - حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ آپ کے ساتھ کوئی [illegible]

مکرم مولوی امام الدین صاحب گولیکی [illegible] حضور [illegible] [illegible] پیش [illegible] [illegible] [illegible] اس سے [illegible]

یا مسیح الخلق عدوانا [illegible]
انتنی من سور [illegible] یا مرزا مستقیم
نفسی الامارۃ [illegible] بسوء
قلبی المعایب [illegible] عن صراط مستقیم
یک نظر از رحمتے فرما بحال زار من
رستگاری یا بم از ہر عادت طبع لئیم
در حضور قادر غفار رحمان العباد
دست بردار ی دعا را بہر این عاجز اثیم
ناتوان زادہ نوانائی بہمت از [illegible]
تاکہ باشد [illegible] صادق بافضال رحیم
نورے از عشق دل افروزم ہوا سوزم بخش
رحمتے بر ظلمتم اے نیر نور عظیم
مدتے بست فنتم در جستجوئے مرد حق
تا ترا بشناختم مہدی مسیحا کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون - ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کر کے نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں - سو خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو - اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے - پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے - مگر تقویٰ شعاری اور نیکوکاری بھی [illegible] ہے - درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ کثرت دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے - مگر پھر بھی خدا کا فضل شرط ہے - بجز فضل کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر یک توفیق کی جڑ ہے - والسلام

میرزا غلام احمد

تمبر ۲ - حضور کی خدمت میں درخواست کیگئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھدیں جو موجب برکت ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنے اس قدر کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

اور یہ دُعا بہت پڑھیں

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں۔

والسلام میرزا غلام احمد

[illegible] توجہ کریں

بدر فنڈ کی عالت نہایت نازک ہے - ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنا اپنا ذمگی [illegible] الادا چندے کو ادا کرنیکی طرف توجہ فرمائے۔

جن اصحاب نے وی - پی واپس فرمائے تھے وہ بھی از خود قیمت سالانہ بھیجیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا [illegible]

[illegible] صاحب ایکسال کی فرلو پر قادیان میں تشریف فرما ہیں بر رخصت انکو اپنی ناسازی طبع کیوجہ سے لینی پڑی جہاں دار الامان کی آب و ہوا ان کی جسمانی و روحانی صحت کے لئے
[illegible]

جلسہ انجمن حمایت الاسلام لاہور

ہمیں انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ایک دلچسپی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں سربرآوردہ علماء و فضلاء و امراء و شعراء و فقراء کا مجمع ہو جاتا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان بھی کم و بیش جمع ہو جاتے ہیں اس لئے اسلام کی خاص و عام حالت کے موازنہ کا خوب موقعہ مل جاتا ہے۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں ہمارے پاس قرآن مجید ہے احادیث ہیں۔ اقوال فقہا ہیں۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایسے جلسوں کو اس نکتہ خیال سے دیکھا کریں تا ان کو معلوم ہو کہ آجکل مسلمان قوم علماء و صوفیاء کا مذاق کیا ہے اور عوام الناس کس چیز کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اگر دو گھنٹے بھی وہاں تشریف رکھیں تو صاف معلوم ہو گا کہ کوئی علمی یا فلسفیانہ مضمون وہاں پڑھا گیا [illegible] گئی ہو [illegible] کوئی [illegible] ہو گا نہیں [illegible] تالیوں کی آواز سے اس کو بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ ہاں کوئی خوش آواز ہو۔ تقریر میں تک بندی [illegible] والی باتیں کہہ سکتا ہو تو پھر نعرہ ہائے مسرت اٹھیں گے اگر اس فن میں طاق نہیں تو پھر اپنی عزت کا اسے خود خیال رکھ لینا چاہیئے۔ ان باتوں سے مجبور ہو کر یا تقاضائے فطرت لکچرار بھی اسی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ایک ہمدرد قوم شخص کے دل کو کیسی چوٹ لگتی ہے کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ خیر یہ تو درد دل کی بات تھی جو بے اختیار منہ سے نکل گئی۔ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں سب سے پہلے دن خوب رونق ہوا کرتی ہے اور پنجابی محاورہ کے لحاظ سے یوں کہئے کہ اس روز جلسہ کا بڑا زور ہوتا ہے۔ لائق لائق لیکچرار اور بڑے بڑے شاعر اسی دن اپنی تقریروں اور نظموں سے چندہ وصول کرتے ہیں۔ اس دفعہ کوئی وہ آدمی نہیں آیا۔ جسے نگاہیں ڈھونڈا کرتی ہے۔ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی بھی جلسہ کے جزو لا ینفک تھے۔ وہ بھی نہیں آئے۔ نواب فتح علی خان صاحب قزلباش بھی تشریف نہ لائے۔ اس کے علاوہ نو تعلیم یافتہ طالبان [پارٹی] سو تو کوئی فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ بھی سن گیا۔ بلکہ عملاً اس کا اثر بھی دیکھ لیا کہ بعض لیکچراروں اور شاعروں کو طالب اصلاح پارٹی کے بعض جوشیلے اصحاب نے روک لیا۔ چنانچہ حکیم امین الدین صاحب جن کے تاریخی لکچر سننے کا ہر نکتہ رس کان مشتاق ہوتا ہے اور ایسا ہی احمد حسین خان بی۔اے بھی روک لئے گئے ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ یہ صاحبان اپنی مرضی سے نہیں آئے یا اون کو نہ آنے پر مجبور کیا گیا بہرحال اگر قول آخر الذکر صحیح ہے۔ تو میرے خیال میں یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں بلکہ جیسا کہ وہ جلسہ سے الگ رہے اور کوئی فساد وغیرہ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ ایسی باتوں سے بھی الگ رہتے۔ تو یہ ہر کوئی مان جاتا کہ واقعی یہ پارٹی اصول کی تابع ہے۔ جلسہ میں غیر معمولی طور سے چند کنسٹیبل بھی نظر آتے تھے۔ جو [illegible] کے طور پر تھے۔ خیر باوجود اس کے [illegible] سے انجمن کے [illegible] [illegible] ایک نظم قرآن زندہ معجزہ ہے [illegible] ایک شعر [illegible]

یہ زندہ معجزہ ہے سراج انبیاء کا
اسی کتاب جامع کو [illegible] دکھا دے
[illegible]
[illegible]

اس کے بعد اس [illegible] والے نے نظم پڑھی جو لنگے سالوں کی طرح مؤثر تھی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کا جلسہ میں آنا خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کرسی پر بیٹھ کر کچھ عجیب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا چونکہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تبحر علمی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا بھی کہہ گئے اور لعنت اللہ علی جاہلیہم ومعاندیہم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں سچ اس وقت مجھے علامہ نور الدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان اٹھ جانے کے متعلق فرمایا کرتے ہیں یاد آئے اور میں نے کہا بیچارگی قوم سچ کہتا ہے۔ عربی زبان سے ایسی جہالت کہ قرآن اور غیر قرآن میں تمیز نہ ہو سکے اور پھر کوئی ان پر تبرا کر رہا ہو اور وہ سبحان اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہوں۔ ماتم کا مقام ہے اس کے بعد آپ نے درود پڑھنے کا ارشاد کیا اور فرمایا کہ بلند آواز یہاں تک کہ آواز قبر رسول تک پہنچے۔ پھر اس حکم کی فلاسفی سوا اس کے سمجھ میں نہیں آئی کہ واعظ کو کچھ سوچنے اور دم لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات واقعی درد دل سے ہو تو پھر بلند آواز ہی کی کیا ضرورت [illegible] اور آپ [illegible] سے پہلو تہی کیوں ہوتی دوسروں سے یہ کہنا کہ ہاں [illegible] اور خود خاموش [illegible] اور مزے سے چاٹنے یا پانی اڑانا۔ افسوس [illegible] [illegible] واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً آیت پڑھی [illegible] میں متعلق [illegible] بیان کروں گا جو کچھ کروں گا [illegible] حدیث ثقلین [illegible]

اور کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک [illegible] سے تمسک رہنا اور دوسرا عترت و آل رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اس طرح [illegible] کی۔ حالانکہ وہ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتے تو ان پر کھل جاتا کہ مسلمانوں کا کون فرقہ ہے جو سوا ہے کتاب اللہ ہی نہیں رکھتے بلکہ اون کا قرآن مجید غار میں مدفون ہے اور جو ہے اسمیں ترتیب و بقول بعض الفاظ کے لحاظ سے بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔ اس لئے اسے بیاض عثمانی کہا جاتا ہے۔ پھر آل و عترت نبوی سے اگر یہی تمسک ہے کہ ہر سال ان کو پیٹا جائے۔ اور ان کے ایسے حالات جو کسی شریف برگزیدہ تو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ عام جلسوں میں بیان کئے جائیں۔ تو اس تمسک و اعتصام کو دور ہی سے سلام ہو۔

پھر آیت کی نسبت تفسیر شروع ہوئی اور بڑے دعوے سے کہا کہ میں بتاؤں گا۔ واعتصموا کیا صیغہ ہے۔ امر وجوب کے لئے ہے یا نہیں اور حبل اللہ سے کیا مراد ہے اور حبل کا لفظ کیوں لایا گیا اور پھر اس کے ساتھ جمیعاً کیوں ہے گویا اس قدر باتیں کہیں کہ ہم نے کہا کہ آج ایک شیعہ سے بھی خلاف معمول قرآنی معارف سُنے جا سکینگے۔ مگر کہئے کہ یہ سب کچھ کہہ کر جب ان کی تفصیل کا موقعہ آیا۔ تو کہہ دیا کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے گرمی سے [illegible]

وقت گذار دیا اور پھر دیر تک مدین بیٹھے رہے آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا لفظ اہل سنت کو ۔ ۔ ۔ بہت کچھ دھوکے مین ڈالتا تھا کیونکہ اوس کے ساتھ طیبین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی قید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعائیہ عربی مین شروع کئے اور حاضرین کو آمین کی تاکید کی ۔ اس وقت لڑکون کی مہارنی سب مجھے یاد آگئی ۔ افسوس مسلمان دعا کے معنے بھی بھول گئے ۔ ڈنمار ایک درد مند دل کی عاجزانہ درخواست کا نام ہے جس کے لئے مقفی لفظ غیر موزون ہوتے ہین پھر اس تمسخر آمیز ترتیب سے انہین ادا کرنا نہایت قبیح

انجمن اگر مختلف فرقہائے اسلام کے علماء کو بلانے ہوشیار ہے ۔ اور سید علی حائری کا بلانا نواب صاحب کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے نہین تھا ۔ تو اسے چاہیئے کہ آئندہ سال کسی احمدی عالم کو بھی وعظ کا موقعہ دے تا اسلامی دنیا کو دکھایا جاسکے کہ قرآنی معارف و حقائق کسے کہا جاتے ہین ۔

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد مین مجھے معلوم ہوا کہ لاہور کے مولوی فضل الدین ہین ۔ اونہون نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے مین جون جون اون کو سنتا جاتا تھا سن ہوتا جاتا اور بار بار اون کے منہ کیطرف دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہین مگر یہ کیا میرے کان مین آواز پہونچ رہی ہے ۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شائد آجکل کے واعظون کا حال بیان کر رہے ہین مگر بعد مین معلوم ہوا کہ نہین وہ خود کہتے ہین ۔ بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ۔ آرد و گوشت کم تھا ۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کیا (اس کے متعلق دو خیال ہین ۔ ایک تو بکری کو ذبح کرتے دیکھ کر نادانی دوم بطور دعوت) اور پھر دوسرا کوٹھے سے گر کر مرگیا ۔ دونون کو نیکبخت بیوی نے چادر مین لپیٹ دیا ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کہاں ہین ہم ان کے بغیر روٹی کہانے لگے ماں نے کہا وہ کھیلنے گئے ہین (جھوٹ بولا) آخر باپ کے اصرار سے ماں نے کہا ۔ اندر جاکر دیکھو تو انہین مردہ پایا ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مردون کو زندہ کیا ۔ دوم ایک یہودی کی اندھی آنکھ مین خاک قدم نبوی ڈالی گئی ۔ تو وہ بینا بن گیا ۔ بعد مین جب معلوم ہوا کہ یہ تو اس نبی کے قدمون کی مٹی ہے تو لگے ہونے ۔ مگر کچھ اثر نہ ہوتا ۔ برابر بینا رہا کیونکہ اس نبی کے قدمون کی خاک پڑ چکی تھی ۔

کیا ہر ایک ناممکن بات کا معجزہ کے پہلے سے ذکر کردینا جائز ہے اور اسلام مین یہی خوبی ہے جو مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے ۔ کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کردی جاوین ۔ اور کوئی ایسا مسلمہ تاریخی واقعہ نہین رہا ۔ جو پیش کیا جاسکے ۔

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑہی ۔ ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقعہ نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہین کہی جاسکتی ۔ طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہین

یارب یہ ہوا کیا ہے کہ دو دل نہین ملتے
اک دوسرے سے جون لب ساحل نہین ملتے
ملتے بھی ہین گر پھول سے کھل کھل نہین ملتے
ایسی ہے ہوا گل سے عنادل نہین ملتے
ان راہنماؤن سے تو دل تنگ ہے ہوئی
آپس ہی مین جب ان سے بڑی جنگ ہوئی

ایک اور شعر ہے ۔

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہین ہے
ہر لب پہ ہے نفسی یہ قیامت تو نہین ہے

خواجہ عبد الصمد ککڑو اپنے ذوق مین محو ہونا اور سامعین کا اون پر ہنسنا اکثر حاضرین کے لئے لطف خیز اور میرے لئے رقت انگیز نظارہ تھا ۔ نماز عصر سب کو بھول گئی اور جلسے وقت مقررہ کے ۶ بجے کے قریب پڑہی گئی ۔ یہ بھی اسلئے کہ احکام نبوی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہین اون کی پروا نہین کی جاتی ۔

عبد الرحمن شمس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑہی ۔ نظم اچھی تھی ۔ مگر مضمون پردہ اس جلسے کے کب مناسب حال تھا ۔ یہ عروس معنی ابھی تک پردہ ہی مین ہے ۔

تفسیر القرآن

بدر کے کسی گذشتہ پرچہ مین ہم نے معزز احباب کو اس تفسیر کی طرف توجہ دلائی تھی ۔ جو ہمارے مکرم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ ایدہ اللہ لکھ رہے ہین ۔ اور جو اب سہ ماہی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے ۔ آج کے اخبار مین پھر اس کے متعلق تحریک کی جاتی ہے ۔ کہ اے تشنہ کامان آب حیات قرآنی جلد دوڑو ۔ اور جلد اپنے تئین سیراب کرو مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے ۔ کہ احمدی جو قرآنی معارف سننے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے ہین ۔ اس تفسیر کے ساتھ کیون دلچسپی نہین دکھلاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ کئی حضرات اس کے شائع ہونے سے اب تک بے خبر ہین مین بڑے زور کے ساتھ اپنے ہر ایک بھائی او بدر کے خریدار کی خدمت مین درخواست کرتا ہون ۔ کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرائے تا اسے معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہین میرے لئے تو (سچ کہتا ہون اور تہ دل سے کہتا ہون) تمام جہانون کی لذتون سے بڑھکر اگر کوئی لذت ہے ۔ تو اس تفسیر مین ہے ۔ واللہ زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے اللہ تعالی ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی مین اس تفسیر کو ختم کرسکین ۔ مین کہتا ہون ۔ کہ اگر اس ضمیمہ کے آٹھ سو خریدار بھی مستقل طور سے ہو جاوین تو مین مینجر صاحب ریویو کو مجبور کرون کہ وہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اس کو علیحدہ نکالین اور اس طرح یہ بہترین تفسیر جلد شائع ہوسکیگی ۔ اس گذارش کی طرف احباب کی فوری و پرجوش توجہ درکار ہے ۔ کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر نے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ بھی (خیر مین تو کسی گنتی مین نہین ہون) کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہین ۔ مین ایک دفعہ پھر اس تفسیر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوا رخصت ہوتا ہون اور منتظر ہون ۔ کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہین ۔ ہم مخدومی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مبارک مین بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہین ۔ کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھون مین پہنچانے اور وسیع پیمانے پر زیادہ حجم کے ساتھ چھپوانے اور جلد شائع کروانے کے تدابیر کیطرف اپنے ملتی و قیمتی وقت کا کچھ حصہ خرچ کرین ۔

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ

معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بدر کی قیمت واجب الادا ہے ۔

انتخاب اخبارات

علی گڈھ کالج میں لارڈ منٹو کے نام پر نیا بورڈنگ ہوس بنے گا۔ راجہ محمود آباد نے دس ہزار روپیہ دیا۔

تریلیمرز نے بن کنٹ آتش زدگی سے دو ہزار مکانات جل گئے۔ ۴۰ لاکھ کا عظیم نقصان ہوا۔

تین پیچ بھی ضائع ہو گئے۔ چینگ پو (دولی) کے جین قصبہ پر بھی عظیم آتشزدگی ہوئی۔

بنگالہ میں بیلنے پریت پر چوریاں بڑھتی جاتی ہیں ایک صندوق بارہ ہزار نقدی کا لے گئے۔

... میں ہر شے ... کی مشکلات مٹ گئیں تمام تقاضا سنگ کردا ... گئے ۵۰۰ ... تھے۔

... کی ... کے لئے گنا منڈی میں پچاس برٹش سپاہی رہیں گے۔ پہلے دو سال کیلئے۔

سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب افسوس کہ فوت ہو گئے ... عہدہ ... سے مستعفی ہوئے تھے۔

... صبح کو مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا ... گھنٹہ تک بیہوش تھے۔

ڈاکٹر برنٹ اور آپ کی برادر زادی اوس وقت پاس تھیں۔ دل کی حرکت دفعتاً رک گئی تھی۔

آپ بلمونٹ (سکاٹلینڈ) میں اپنی اہلیہ کے پاس دفن کئے جائینگے یہی اون کی خواہش تھی۔

تمام لندن کے پولیٹکل حلقوں میں ماتمی ہمدردی عالمگیر ہے۔ بیشمار جھنڈے سرنگون پائے گئے۔

... کے روسی وائسراے نے دو سلم ڈویژن فوج کو ... ایران ... جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔

آسٹریلیا کے حادثہ ریلوے میں ۴۰ مسافر زخمی ہوئے ... مشکل نظر آتا ہے۔

روس میں گذشتہ ماہ کے عرصہ میں ایک لاکھ ۷۰ ہزار ریوالور ... لوگوں سے ضبط کی گئیں

مس ... پہلی لیڈی ہیں جنکو شہر لندن کی آزادی ... والا ہے

امریکہ میں ... ۳۰۰ میل کی گھوڑ دوڑ کریں گے ... واشنگٹن سے ... تک ...

نیویارک ... والر کا ... کو بھیجا ...

کابل کی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب بہت بیمار ہیں۔ حتی کہ انتظامی کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے۔

آن تمام نواحوں میں ملاؤں کے وعظ ہو رہے ہیں انگریزی فوجوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

کارخانہ کابل کی بہت رائفلیں اور کارتوس جلال آباد میں سرعام فروخت کئے جاتے ہیں اور خریدی جاتی ہیں۔

افغانی فوج کے کئی ایک سپاہی بھی اپنے ہتھیار وغیرہ ساتھ لیکر چلے جاتے ہیں کہ مومندیوں کی مدد کریں۔

مومندی لشکر لی شنکور ڈا اور مارٹنی رائفلوں سے مسلح ہیں برٹش فوج کے ساتھ دو تین مقابلے بھی پیش آئے

اخبار جگانتر کلکتہ کے پرنٹر کا مقدمہ ۲۰ اپریل کو پیش ہوگا۔ پانچ ہزار کی ضمانت ہے۔

لاہور میں ریلوے بوکنگ آفس میں ایک جعلی ساورین پائی گئی نقل مطابق اصل ہے۔

خلیج فارس میں متصل ساحل میکران ایک دیسی کشتی پر ۱۰۰۵ ناجائز رائفلیں ضبط کی گئیں۔

تریملگری میں ایک فوجی گورہ نے خودکشی کی کلکتہ میں دو فوجی گورے بجرم چوری پکڑے گئے۔

امریکن مجلس سینٹ نے اوس معاہدہ پنچایتی پر دستخط کر دئے جو برطانیہ اور سپین کے ساتھ کیا گیا۔

انجمہ نام برٹش دخانی جہاز جو ۱۹۰۴ء میں غرق کیا گیا تھا روس نے اوس کا معاوضہ دینا منظور کیا۔ ٹیرک نام روسی جنگی جہاز نے اس کو غرق کیا تھا۔ ایک لاکھ ۳۱ ہزار ۰۰ ۴ پونڈ بطور معاوضہ دینگے۔

سڈنی میں بھی لوگ امریکن کیطرح جاپانی جہازوں کو بھی بزور بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

یاواٹہ مارو نام جاپانی جہاز ... سے روانہ ہوا ... کوئی چینی مسافر یا مال ... نہیں ہوا۔

موضع ... امرتسر میں ... ماہ مقدمہ متعلق اذان چلنے کے بعد فیصلہ ہوا کہ مسجد میں پانچوں وقت ... اذان دو۔

زلزلہ۔ ... خطوط دفتر میں وصول ہوئے ہیں۔ شب جمعہ درمیان ۱۶ و ۱۷ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء بوقت ... رات کے زلزلہ دیر تک رہا۔

قصبہ ... علاقہ ... میں ۲۰ اپریل کو آتش بازی سے پچاس آدمی زخمی ہوئے ... کے قریب ... آگ ...

ہے۔

یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو بروز بدھ موضع منگھیار شریف علاقہ ریاست بہاولپور میں تیس گھر آگ سے جلکر راکھ ہو گئے اور ایک عورت بھی آگ کی نذر ہوئی میرے ایک دوست نے جو اسموقعہ پر موجود تھا اس طرح بیان کیا کہ ایک عورت نے کڑاہی میں تیل ڈالکر چولہے پر رکھا جسوقت تیل جل گیا تو عورت نے ایک ٹکڑا تیل میں تلنے کے لئے ڈالا۔ ٹکڑا بہت گیلا تھا تیل پر بھاگ آگئی عورت نے جھٹ پانی کا چھینٹا دیا۔ تیل سے آگ نکلکر چھپر کو لگ گئی۔

۱۰ اپریل کو علاقہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ ایک ایک اولے کا وزن ۸ چھٹانک سے ۱۸ چھٹانک تک تھا بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ فصل کو سخت نقصان ہوا۔

واتقوا اللہ - ہمارے قریب کٹاس میں ہر سال بساکھی پر ہندوؤں کا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ ایام میلہ میں پہلے تو چند روز لگاتار بارش ہوتی رہی۔ پھر ۱۴ اپریل کی رات کو ہیضہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ آج قریب تیس پینتیس لاشوں کے ایک جگہ جلائی گئیں۔ جو ایک خوفناک نظارہ ہے گرد و نواح کے دیہات میں بھی کٹاس سے آئے ہوئے آدمی مر رہے ہیں اور کئی راستوں میں بیمار دیکھے اور سنے گئے ہمارے گاؤں میں آٹھ آدمی ایکدن میں مر گئے۔ اور کچھ بیمار پڑے ہیں۔ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔ ... الہ داد ...

جو لوگ لاہور سے بذریعہ ریلوے باہر جائیں گے اون پر خاص ٹیکس لگائیں گے جو کرایہ ریلوے کے ساتھ وصول کریں گے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی ... کو ایک خاص کمیٹی ... ہال لاہور میں ۳ مئی کو کریں گے۔

پنجاب و سرحدی صوبہ سے قریب ... چیدہ بزرگوار بلوائے گئے ہیں جبکہ دونوں پارٹیوں کے عذر سنے جائینگے۔

انجمن ... طرف ثانی سے بھی پانچ ہوں گے اور کمیٹی ... قطعی ہوگی۔

لاہور میں میونسپل ... کی تنخواہ میں بجائے ایک روپیہ کے دو روپے بڑھا لئے گئے تاکہ صفائی کا کام بخوبی کریں

مومندیوں کی سرکشی کے جواب میں عظیم فوج مہیا کی گئی۔ تمام دیسی سپاہی رخصتوں سے بلوائے گئے۔

دشمن نے ... پشاور کی تار دوبارہ کاٹ دی۔ ... ہر سمت کی گئی ...

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تارون سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ٹرکی نے اپنے ہان پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریبلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکہاکر لوگون کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکہٹ پر جسکے بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تہی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجہہ صرف سر اور پاؤن پر تہا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تہا۔ ایسی حالت میں اون کی چہاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکہہ کر دو الون سے پہوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپنے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤن اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازان انہون نے لیٹ کر اپنی چہاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکہہ لیا اور پھر اون کے شاگردون نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکہہ کر اسے دو الون سے پہوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑون کو باہم ملاکر اون پر بہت سے آدمیون کو بٹھا دیا اور خود چھکڑون کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چہاتی پر گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیان کیا ہین لوہے کی سلاخین ہین۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پہ مصیبت مین پہنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہین۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزون کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو پھنسندر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دہاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ پھنسندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری ٹکرین

بڑی مارین مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر پھنسندر کرین کے کامون میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبیون کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکہہ کر رونگٹے کہڑے ہوتے ہین ۱۷ اور ۱۰ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچہہ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چہاونی سے گذر رہی تہی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہوگیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنون کے درمیان پہونچی اوس نے ۳ انچہ لمبا چہرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکہایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیورات اتار دین ورنہ قتل کردیجائینگی اسپر عورتون نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھلیا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہوکر پھر بہاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً بند دپوربن خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیون کے پائیدانون سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافرون کے پاس پہونچی اور وہان آکر چلانا شروع کیا کہ چور چہرا لئے پہرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانون پر چلتا ہوا دیکہہ لیا اور ٹرین کو ٹہرانا چاہا مگر ٹرین ٹہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تہی۔ پہر ایک ریل اور ہاتہہ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہین کہ اون مین سے ایک اوس کی ٹانگ مین لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیورون کے بقچہ سمیت غائب ہوگیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تہی۔ رستے مین اٹاری کے گاؤن مین مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کرکے زدوکوب کیا ہے اور وہ مجروح ہوگیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہوگئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشون کے باعث زخم ہو رہے ہین۔ ظاہر تہا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تہا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے ملازمون مین کام کرتا تہا جبہی اوسکو ٹرین پر چڑہنے کی جرأت تہی۔ وہ خنجر بہی برآمد کیا گیا جس کی دہمکی سے زنانہ مسافرون کو لوٹا تہا۔ وہ وردی بہی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گہس آیا تہا۔ اتنا ہی نہین بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بہی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکہے تہے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤن کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات مین صدق دل سے پولیس کا ہاتہ بٹایا اور پولیس والون کی کارگذاری کی جہان تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس مین سوا لاکہہ روپے کے جواہرات تہے ایسے ہی دو پارسل ولائت سے بذریعہ ڈاک بہیجے گئے تہے۔ کارن کمپنی کے نام تہے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط مین دو کا حوالہ تہا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہین لگا سخت پریشان ہین ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بہی بیمہ شدہ تہا ایسے ہی سوا رجسٹر شدہ پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بہیجے گئے ہین اور ان مین بہی قیمتی جواہرات تہے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولون مین جو کتب نصاب پڑہائی جاتی ہین۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجہا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلباء مدارس کے لئے موزون نہین ہے۔ اس سے بچون کے دماغ پر بیجا بوجہہ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات مین ترقی ہوتی ہے۔ اس بہاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہونگے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکون کے دماغ پر نہ پائین۔ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہ ہو جو کچہہ پڑہین اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائین یہ کمیٹی لاہور مین اجلاس کریگی۔ اور دیکہے گی کہ نصاب مفید اور لڑکون کی ضرورتون کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اس بات پر زور دیا تھا کہ لندن میں دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہیں رکھا جا سکتا کہ مسلمانوں میں پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ میں جو دوسرے سلاطین کے دربار میں رہتا ہے وہ چونکہ اپنے تقرر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم میں شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن میں کوئی محفل و مجلس ایسی نہیں ہوتی جس میں عورتیں اور مرد دونوں شریک نہ ہوں۔ پس جبکہ سرکاری جلسوں اور بڑی بڑی دعوتوں میں اور درباروں میں مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ گزشتہ دربار کا یہ خیال تھا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن میں اپنا مسلمان نو تعینات رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگوں میں عجب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہیں لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن میں ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہو گیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن میں نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباروں میں شریک نہ ہو سکنا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کر کے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک میں بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر ہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہیں اور بے تکلف دعوتوں اور جلسوں میں شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصہ سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں۔ پس ان کے لندن میں عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل میں یہ ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (المؤید)

حاجیوں سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز میں وبا ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیوں پر جو بحیرہ اسود اور ڈارڈنلز میں ہو کر گذرتے ہیں سخت قرنطینہ مقرر ہوا تھا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازوں کا کرایہ بڑھا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بھی کر لیا کہ وہ بھی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیک دل تاجر محمد آفندی سعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت میں بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ تو انہوں نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ میں جا کر وہاں کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹھیکہ پر لے لئے اور پھر انہوں نے روسی جہازران کمپنی کی مقررکردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیوں کو سفر میں آسانی بہم پہونچا دی۔ چھ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیکے اس میں اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچانا اور وہاں سے پھر اوڈیسہ واپس لانا معہ مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تھا۔ اور جبکہ جدہ میں بھی وبا پھیلی۔ تو اکثر جہازوں نے حاجیوں کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بھی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیوں کے حق میں فرشتہ رحمت بنا اور مراکش۔ سوڈان میں اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہاں سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیوں کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالوں میں پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیوں ہمسایوں کی شدید دستبرد سے تنگ آ کر ہجرت کا ارادہ کرتے ہیں اور اپنی بیش قیمت جائدادیں چھوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکھوں کی تعداد میں بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہیں اور سینکڑوں آدمی ہر سہ ماہی میں پہونچتے رہتے ہیں۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ سات سو مسلمان کنبوں نے جنمیں تین سو نفوس شامل ہیں۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کر کے ترکی علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کر لی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ میں جانیوالے ہیں سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات ادنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ میں جہاں چاہیں آباد ہو جاویں۔ بلاد عثمانیہ میں مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہو کر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چھوڑ کر دوسری عملداری میں نقل مکان کریں۔ (پیسہ)

موہمندوں کی شرارت

اخبار پائنیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ موہمندوں کے اجتماع کی خبر پا کر ان کی شرارتوں کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ میں گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستہ میں ذرا سا وقت بھی ضائع نہیں کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچ گئی افواہ تھی کہ کشتیوں کا پل موہمندوں نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کر گئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۱۲۔ اپریل کی شب کو بھی مخالفوں نے گولیاں چلائیں نائن تھ لینڈ (نیوزیلینڈ) کی چوکیوں پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیوں کے زخم بھی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے۔ ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت میں تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹریاں اور گاڑیاں جن چیزوں کی حاجت ہے جلد تر آ جاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بھی بنالیا ہے اس حصہ لائن کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک س آنے کے

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تاروں سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہاں پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکہا کر لوگوں کو حیران کر دیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جسکے بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تہا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اون کی چہاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھ کر دو لوگوں سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپنے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لیٹ کر اپنی چہاتی پر ساڑہے سینتالیس من کا پتھر رکھ لیا اور پھر اون کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھ کر اسے دو لوگوں سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چہاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیاں کیا ہیں لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "لوگانتر" پہ مصیبت میں پہنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو پھنندر ناتھ کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دہاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ پھنندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتیری ٹکریں بھی ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر پھنندر سرکش کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبیون کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکھکر رونگٹے کہڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چہاونی سے گذر رہی تہی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہونچی اوس نے ۱۴ انچ لمبا چہرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکہایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اوتار دیں ورنہ قتل کر دیجائینگی اسپر عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سبکو باندھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہو کر بہاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو پورپین خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے سافروں کے پاس پہونچی اور اونہیں آگر چلانا شروع کیا کہ چور خبر لئے جا رہا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو ٹہرانا چاہا مگر ٹرین ٹہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تہی مگر ایک ریلوے اور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم بطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر نیچے جا پڑا اور پھر زیوروں کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آ کر ٹہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تہی۔ راستے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کر کے زدوکوب کیا ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر ہے کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کر کے مزید تحقیقات شروع کی یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضا کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تہا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ پہلے ریلوے کے نمبرداروں میں کام کرتا تہا جبہی اوسکو ٹرین پر چڑہنے کی جرأت تہی۔ وہ خنجر بہی برآمد کیا گیا جس کی دہمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تہا سوہ وردی بہی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تہا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بہی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکہے تہے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپیہ کے جواہرات تہے ایسے ہی دو پارسل ولائت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تہے۔ کلین کمپنی کے نام تہے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تہا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہیں لگا سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتلانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بہی بیمہ شدہ تہا ایسے ہی سوا لاکھ کے دو پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بہیجے گئے ہیں اور ان میں بہی قیمتی جواہرات تہے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑہائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ موجودہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بھاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک سیدہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہو گئے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظرثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ لڑکوں کے دماغ پر ایسے نہ پائیں۔ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہ ہو جو کچھ پڑہیں اس سے ذہانت کی ترقی ہو۔ تمام غیرضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں۔ یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھیگی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان مین ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن مین دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہین رکہا جا سکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ مین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے۔ چونکہ اپنے تقرر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل مجلس ایسی نہین ہوتی جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہون۔ پس جبکہ سرکاری ملاقاتون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباردن مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہو گیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکہہ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباردن مین شریک ہونا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ بہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر بہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتہ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہین۔ پس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بہی مر گیا اور لاٹہی بہی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا ہیضہ پہوٹ پڑنے کیوجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بحیرۂ اسود اور ڈارڈنلز مین ہوکر گذرتے ہتے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑہا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بہی کر لیا کہ وہ بہی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیک دل تاجر محمد آفندی سعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جا کر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹہیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچا دی۔ چہہ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیکے اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین بہی وبا پہیلی۔ تو اکثر جہازون نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بہی نیک دل اور ہمدرد دینی فرض تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت تہا اور مراکش۔ سوڈان مین اور مصر وغیرہ کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چہوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکہون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سال ہی مین پہونچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹہہ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کر لی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات المنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ مین جہان چاہین آباد ہو جاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان گو سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے لیکن افسوس کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہو کر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکہے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چہوڑ کر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائونیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر اون کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹہانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذرا سا وقت بہی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ تہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کر گئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱- اپریل کی شب کو بہی مخالفون نے گولیان چلائین نا تہمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیون پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بہی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے

ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بہی بنا لیا ہے اس حصہ لائن کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک سے نسے کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم جناب ایڈیٹر صاحب بزرگ سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہربار میں درج فرماکر مشکور و ممنون فرماویں۔

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاؤنی

میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیے

کہنے کو تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے مگر جب اس پر کچھ لکھنے کے لیئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا بتنگڑ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمارے ملک کے میاں بیوی کچھ ایسے انوکھے قسم کے ہیں کہ انہوں نے اپنی چال ڈھال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دراصل یا تو انکو میاں بیوی کے تعلقات کا منشا معلوم نہیں اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ تو ان کا حق تھا اور نہ ان کو ضروری و واجبی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ جو جو کارروائیاں بھولی بھالی بیویاں اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں یا چلتے پرزے میاں اپنی بیویوں سے کرتے ہیں ان کی داستان چھوٹی سی داستان نہیں ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ مبالغہ آمیز ہو۔ راستی سے دور و مہجور دروغ بیفروغ سے بھرپور ہے۔ مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ قصہ لمبا ہونے کے سبب ناظرین کا زیادہ وقت ضرور لیگا مگر ایسا تو نہیں ہے کہ پڑھنے سننے والے کے لیئے پُرلطف ہو یا نکتہ رس کے لیئے تازیانہ ہو آئینہ نہ ہو اور اس کو اپنی حالت کے سنبھالنے کیلئے عقل یا سمجھ نہ دینے والا ہو۔ لیکن یہ تو سچ ہے کہ سب کی طبیعتیں عقلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اخبار بینی میں دینے کے شائق ہوتے ہیں اور ہماری جماعت میں تو یہ ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے۔ وجہ یہ کہ جماعت کے کل دو اخبار ہیں یعنے الحکم و بدر۔ جنمیں سے اول الذکر تو ہفتہ میں دو بار ہے اور مؤخر الذکر صرف ہفتہ وار باوجودیکہ جماعت ۴ لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی ان قومی جریدوں کی ترقی بہبودی بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پرچہ ہی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا۔ تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہیں کیا جاتا۔ ایڈیٹر مینیجر شور کرتے ہیں ہوشیار کرتے ہیں مگر بہت کم اس شور کو سنا جاتا ہے اور تو اور ریویو آف ریلیجنز جو ایک ماہواری رسالہ ہے جس کا انگریزی حصہ یورپ و امریکہ کو بھی جاتا ہے باوجود سخت کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہنچا۔ یہ تمام امور کیوں پیش آتے ہیں؟ محض اسلئے کہ ابھی ہماری جماعت میں اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا ورنہ بات تو کچھ نہ تھی۔ پھر بتلایئے کہ لمبا مضمون محض ایک ایسی بات پر (جو اگرچہ ہمارے نزدیک چھوٹی نہیں ہے۔ مگر عنوان سے شاید ناظرین چھوٹی سمجھ لیں) کیسے لکھیں کیونکہ پڑھتے پڑھتے طبیعت اکتا گئی۔ تو پھر لکھائی چھپائی کی محنت فضول اور ہمارے یہ تحریر اکارت نہ جاویگی تو اور کیا ہوگی؟ لہذا حضرت دل نے یہ حکم سنایا کہ میاں چھوٹا سا مضمون لکھو چند مطلب کی باتیں سنا دو۔ یہ بات تو ظاہر کردہ جو زوجین (میاں بیوی) کا تعلق اس لیئے پیدا ہوتا ہے کہ ایکدوسرے کے لیئے وہ سامان آسائش و آرام و سکینت قلبی ہو جیسا کہ خداوند کریم نے بھی دوسرے اغراض و مقاصد کے علاوہ مرد و عورت کا تعلق سکینت قلبی کا موجب بھی ظاہر کیا ہے اب یہ سکینت قلبی کا باعث ایکدوسرے کے لیئے ایسے ہو سکتا ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کے دل میں محبت و چاہت و الفت ایک دوسرے کی ہو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی دلجوئی کا رضا کا خیال ہو پھر ایک دوسرے کے ساتھ درگذر کرنے اور نرمی اور آہستگی اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کا بھی خیال ہو۔ ایک دوسرے کے مزاج [illegible] کا مادہ نہ ہو [illegible] ایک دوسرے کو اپنی راحت و آرام و سکون کا ذریعہ اور نعمت خداوندی تسلیم کرنے والا ہو۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے نکتہ چینی کرنے چھین جھپٹ کرنے [illegible] سے بہت جلد تنگ آنے کا مادہ نہ ہو۔ مزاج میں نہ تو چڑچڑاپن ہو اور نہ بات بات میں بگڑ دل خان کی منحوس عادت ہو۔ تو ان ہر دو کے تعلقات دن بدن محبت بڑھانے کا ذریعہ ہوں گے اور کبھی بھی کوئی خرابی کی نوبت نہ آویگی اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلقات کے ہوتے ہوئے شرم کی ظلم کی حد کی بات ہے۔

یہ تو بالکل سچ ہے اور سراسر ایمانداری کی بات ہے کہ جیسا کہ مردوں کا حق عورتوں پر ہے ایسا ہی دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہے ہم ایسے ظالم جان بر تو بننا چاہتے نہیں کہ میاں صاحبوں کی ہی طرفداری کریں اور بیوی بیچاریوں کی طرف کی حق کی بات ہی نہ کہیں ہم کو نہ تو مردوں کی طرفداری کرنے کی ہوس ہے اور نہ عورتوں کی حق تلفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہیں کہ حق بات سے چشم پوشی کر جاویں۔ اغماض کر جاویں۔ بلکہ ہمارے نزدیک کھری بات کہدینے سے پہلوتہی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہ کیسی کڑوی کیوں نہ لگے۔

سو جب ہم ایمان کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض چلتے پرزے میاں اپنے غصہ اتارنے اور ظلم و ستم ڈھانے کا آلہ عورتوں کو ہی سمجھتے ہیں عورت نہ ہوئی مٹی ہوئی کہ دال میں ذرا نمک پھیکا ہو گیا یا زیادہ ہو گیا اور لکڑی سے کر لگے دھوں دھوں پیٹنے۔ کیا یہ کوئی گدھا ہے یا کولہو کا بیل ہے؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا۔ ذرا تو غور کرنا چاہیئے تھا خدا کا خوف مدنظر رکھنا چاہیئے تھا۔ عورت آخر عورت ہی کمزور فطرت تھی بھول گئی یا غفلت ہو گئی۔ اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میاں کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس [illegible] کی دوا کہ جب اس سے ہانڈی روٹی ہی ٹھیک [illegible] ہم سارے دن محنت و مشقت کرکے [illegible] روٹی اچھی نہیں ملتی سالن میں نمک زیادہ [illegible] عذر ہے کہ تین چار چھوٹے چھوٹے بچے اوس [illegible] آگے پیچھے ہیں جن میں سے ایک بیمار بھی ہے اور وہ [illegible] تھا اور چلاتا تھا۔ اس لیئے میں بار بار اس کے پاس چلی جاتی تھی۔ اور گھر کا کام بھی کرتی تھی۔ مگر میاں ہیں تو کچھ نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ پہلے ہماری خدمت [illegible] پیچھے کسی اور کی۔ عورت کی جان عجیب آفت میں پڑ گئی ہے۔ سارے دن دوسرے بچوں نے اور بیمار بچے نے کوستا یا رات کو آکر میاں نے سوٹے سے خبر لینی شروع کر دی کیا کرے کدھر جائے عجیب کشمکش کی حالت میں بیچاری پڑ گئی۔

اب۔ ذرا دوسرے سین پر غور کرو! یہاں کیا ہو رہا ہے میاں کے آتے ہی بیوی نے بچے کو اٹھا کر زمین پر دھکیل دیا کہ مویا موذی کام نہیں کرنے دیتا مرتا بھی نہیں۔ کہ پیچھا چھوٹے جان کے بیرے پیدا ہوئے ایسی اولاد سے بے اولاد بھلی تھی۔ اور یہ کہہ کر تین چار تماچے جٹ بچے کے مار دئیے میاں نے (جو ابھی چار پانچ کوس کا سفر کر کے آیا تھا پسینہ جھاڑ رہا تھا) یہ کیفیت دیکھی تو چونکہ شریف تھا نیک نہاد جھٹ بچے کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ منہ چوما۔ پیار کیا جیب میں سے مٹھائی نکال کر دی۔ صحن میں لیکر ٹہلنے پھرنے لگا تاکہ بچہ بہل جاوے۔ بیوی اونہیں۔ اور پیروں کو ٹھکتی ہوئی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت خان صاحب ۔ شملہ
میاں کرم الدین صاحب ۔ خوشاب ۔ ضلع شاہ پور
میاں حسن خان صاحب ۔ گیرنگ ضلع پوری
محمود بخش صاحب ۔ سرلونیا گاؤں ضلع کٹک
میاں تراب علی صاحب ۔ گیرنگ ضلع پوری
میاں محمد علی صاحب ۔ امرت سر
چودھری پیر محمد صاحب چک نمبر ۲۱۲ کہنو والی
مستری فتح الدین صاحب " " "
میاں کرم الدین صاحب ۔ لنگر گراں ۔ ضلع جہلم
میاں امام الدین صاحب ۔ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو پشاور کے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے ۔ [illegible] بزرگان [illegible] اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید لیا ہے ۔ اپنے بھائیوں کو اطلاع [illegible] فی ماشہ کے حساب سے دونگا ۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کرے کہ یہ ہیرا نہیں ۔ تو میں قیمت بھی واپس دیدونگا [illegible] ۔ کے قدر دان اسے خرید فرماویں ۔ میرے پاس پشاوری لنگی [illegible] بھی ہے ۔

[illegible] احمدی [illegible] ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ بڑی مفید عام فتاوی احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۲۰ جنوری و بدر مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۱۲ اور محصول ۲ ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی ۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ ۔ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب ۔)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خرید و

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ نعم العبد الذین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے قیمت ۸ر جلد منگا لیجئے ۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

[illegible] ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب [illegible] سابق [illegible] پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں [illegible] کے اصول کے ہیں ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت [illegible] ۱۰ر [illegible]

نشان نو نہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن [illegible] نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ [illegible] ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت پر دلائل و براہین ثابت کئے گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے ۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگا لیویں ۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں ۔ قیمت ۱ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے بہت عمدہ نفیس کاغذ پر خوشخط چھپوائی گئی ہے ۔

قیمت مجلد صہ ۱۲ر ۔ غیر مجلد صہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی ۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے ۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان [illegible] ہے اور قابل دید ہے قیمت ۸ر

البرہان الصریح [illegible] [illegible]

نظم مستورات مستورات کے لئے [illegible] ۔ قیمت ۱ر

جانگداز شہادتین مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

کلام احمدی اللہ داد والے ۔ قیمت ۱ر

آئینہ دکھنری طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

کلام احمدی غلام رسول والے ۔ قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب رحضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رد سے بہت ہی لطیف و قابل دید ہے

(حصہ چہارم و پنجم قیمت ۱ر)